

بارگاہ نبویؐ میں خراج عقیدت



عید میلاد النبیؐ

صدر مملکت پاکستان صدر جمہوریہ متحدہ عربیہ شہنشاہ ایران کے پیغامات
حضرات علماء و مشائخ کی تقاریر
منعقدہ ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

ناشران

آزاد بن حیدر بی طے ناظم نشر و اشاعت مجلس استقبالیہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مظفر حسین خان نائب ناظم مجلس استقبالیہ

منشور آفٹ لیتھو پریس میکوڈرڈز میں طبع ہوا قیمت دو روپیہ

بارگاہ نبویؐ میں مشاہیر علماء شیعہ کا

خراجِ عقیدت

تَقَارِیر اور خُطَبَات

بہ سلسلہ

جلسہ یوم عید میلاد النبیؐ منعقدہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

جہانگیر پارک۔ صدر۔ کراچی

ذریعہ صدارت

جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب مدظلہ

عالی مرتبت جناب حبیب الرحمن صاحب وزیر تعلیم و نشریات حکومت پاکستان

ناشران

آزاد بن حیدر بنی نائیب ناظم نشر و اشاعت یوم عید میلاد النبیؐ

مظفر حسین خاں جوائنٹ سکریٹری مجلس استقبالیہ

۲۱۴۰ پیر الہی بخش کالونی - کراچی

(مشہور آفیسٹ لیتھو پریس میکلورڈ روڈ کراچی نے طبع کیا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجلس استقبالِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا شعبہ نشر و اشاعت اس
لئے پرمتا سفت ہے کہ گذشتہ تین سال میں بعض مالی حالات کی نامساعدت کے باعث
عید میلاد کے عظیم اٹان سالانہ جلسوں کی روداد میں ناظرین کرام تک نہ پہنچ سکیں
اس سال بھی اگرچہ طوفانی بارش نے بارہویں شریف کے تاریخی اجتماع کا سارا پنڈال
اور تمامی انتظامات درہم برہم کر دیئے۔

اور ایسی بہت شکن صورتیں رونما ہو گئیں تھیں کہ رپورٹوں کی طباعت
کا مسئلہ معرض التوا میں پڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر حضور رحمۃ اللعالمین
کی رحمت و کرم فرمائی نے غیبی طریقے پر سہاری اعانت فرمادی جس سے ہم اس
قابل ہو گئے کہ حسب دستور سالہائے ماضی یوم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور
یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصورہ رپورٹیں پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ کراچی
و پاکستان کے باہر گھومنے والے شہداء بیان نبوی اور حجاب اہلبیت اطہار مستفید ہو
سکیں اور ان میں بھی ان مجالس کے منفعت کرنے کا جذبہ راسخ پیدا ہو۔

اس سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد پر کارکنان اور حضرات
معطیان نے کافی دلچسپی لی اور بڑی بہت افزائی فرمائی۔ اخبارات و جرائد نے کھیت
تعاون فرمایا۔ حکومت نے بھی مجالس میلاد اور عید یوم میلاد کے اہتمام میں خصوصی
دلچسپیاں لیں۔ چراغاں کا اہتمام کیا۔ عید میلاد نبوی کے دن تعطیل عام کی گئی۔

ادھر لہان کراچی کے محلے میں بڑے بڑے جلسوں کا اہتمام کیا۔

لیکن ۱۲ ربیع الاول شریف کی شب مبارک میں عرصہ سے معمول ہے کہ شہر کراچی کا سب سے بڑا مشترکہ جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علامہ بدایینی اور ان کے رفقاء کے کار کی محنت سے تاریخی نوعیت کا جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس بار ۶۰ ہزار نشستوں کا انتظام کیا گیا جس وقت پندرہ ال تیار ہو گیا تو عین گیارہ تاریخ کو اسی موصلہ دھار بارش آگئی کہ جہانگیر پارک میں سٹیج شایانے، لائٹ کی ٹیوپیوں اور تمام اشیاء خراب ہو گئیں۔ گھنٹوں گھنٹوں پانی کھڑا ہو گیا۔ شہر کے راستے دریا بن گئے۔ گاڑیاں رک گئیں۔ کارکنان مجلس عید میلاد نبوی کی تمام محنتیں ضائع ہوئیں کافی نقصانات اٹھا پڑے جو سامان اچکا اُس کے بل آدائیے گئے۔ مجبوراً شب میں بذریعہ اخبارات ریڈیو جلسہ کے التواء کا اعلان کیا گیا۔ اسی شب میں عالی مرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمن صاحب صدر منتخب و جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب سے گفتگو کر کے طے کر لیا گیا کہ اب یہ جلسہ مبارکہ تاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۹ء منعقد کیا جائے صدارتیں بدستور قائم رہیں گی۔

ایک دو ہفتہ کی مہلت میں سرایہ کی اُس کمی کو جو بارش کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی دور کرنا اور پھر از سر نو انتظامات کرنا سہل نہ تھا لیکن خدائے قدوس نے اپنے حبیب کے عید ولادت کے لئے برکت فرمائی کارکنان اگرچہ پریشان و سرسیمہ تھے لیکن تمام کام با حسن وجوہ انجام تک پہنچ گئے۔ کارٹوں کی دوبارہ طباعت اور سارے نظم کا از سر نو آغاز ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ اجتماع مبارکہ کی تاریخ تک تمام چیزیں پایہ تکمیل کو پہنچ گئیں اخبارات اور ریڈیو نے ہماری ہمتوں اور عزائم میں اضافہ کر دیا۔ جہانگیر پارک کو پنڈال کمیٹی کے منتظمین نے حد درجہ آراستہ

کیا۔ اور اسے یقیناً نور بنادیا۔ کرنل جمال ناصر صاحب صدر جمہوریہ متحدہ عربیہ مصر کے تائیدی بیان نے جو حضرت علامہ بدایونی کے نام موصول ہوا تھا اس نے عید میلاد کے جلسہ مبارکہ کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔

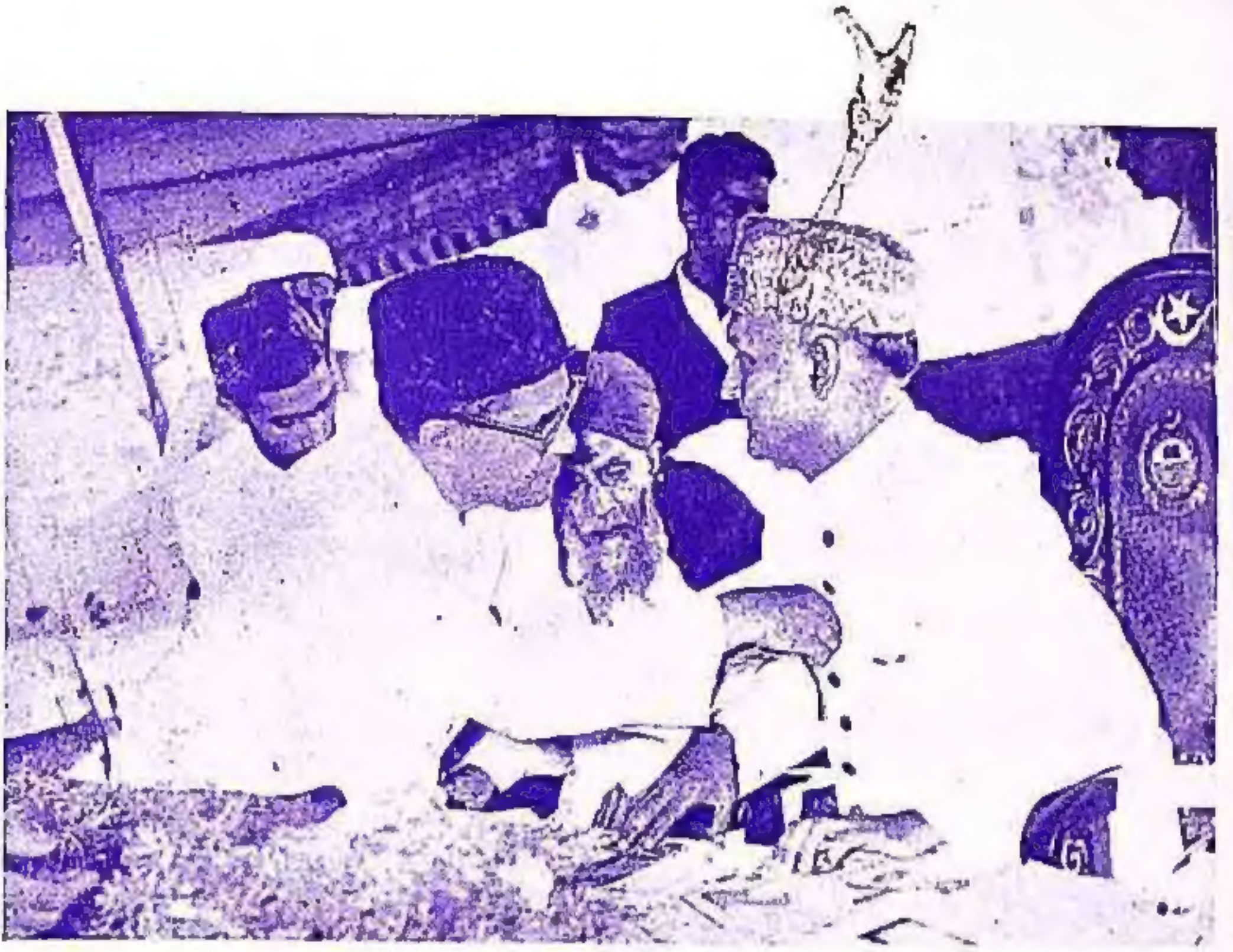
عزت مآب حضرت طرح الدین صاحب سفیر متحدہ عربیہ قاہرہ سے حضرت علامہ بدایونی۔ جناب آزاد بن حیدر صاحب بی۔ اے نے مل کر عید میلاد کے جلسہ شریفیہ کی نوعیت پر اچھے اچھے مسک ملاقات جاری رکھی۔ سفیر محترم نے اپنی شرکت اور صدر جمہوریہ کی تقریر جو دہ پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ اسی طرح حضرت محترم سفیر حجاز و محترم سفیر عراق نے وعدہ شرکت فرمایا۔

۲۲ ستمبر ۵۹ء کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار پہلا جلسہ عام اجتماع شام کو ۵ بجے زیر صدارت جناب محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدر جامعہ ملیہ منعقد ہوا۔

حضرت سید محمد الحسینی مدنی اور جامعہ ملیہ کے قاری صاحب نے قرأت فرمائی۔

جامعہ کے ایک بچے نے نعت پڑھی جو بی پسند کی گئی۔

حضرت مجاہد ملت علامہ بدایونی نے افتتاحیہ تقریر فرمائی اور جشن عید میلاد النبی کی اہمیت کے عنوان پر بصیرت افروز خیالات پیش فرمائے۔ جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے پر مغز خطبہ صدارت پڑھا جس کے اندر حضور امدی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ کے وہ عتوانات زیر بحث لائے گئے جن پر چل کر آج کے مسلمان بھی کامیابی و کامرانی تک پہنچ سکتے ہیں اس خطبے میں سیرت طیبہ کے بعض اہم واقعات اس انداز پر پیش کئے گئے تھے کہ جس میں نہ کوئی مضمون آفرینی و مبالغہ تھا سیدھے سادے انداز میں



محترم جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدر جماعہ کے صدارتی پیچ لگایا جا رہا ہے



حضرت علامہ ہدایونی ڈاکٹر محمود حسین صاحب سید حسن امام صاحب
و آزاد بن حیدر صاحب پی۔ اے



سید حسین امام صاحب استقبالیہ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں



حضرت علامہ بدایونی خطاب فرما رہے ہیں
جناب مظفر حسین خاں ضروری نوٹ لے رہے ہیں



جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب صدارتی خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں



حضرت علامہ بدایونی بارگاہ رسالت میں سلام پیش کر رہے ہیں
جناب انصار الہ آبادی - پیر صاحب - آزاد حیدر صاحب ہمراہ ہیں



حضرت علامہ بدایونی مولانا غلام قادر کشمیری حاجی رفیع الدین و
سید معین میاں صاحب کیساتھ دعا مانگ رہے ہیں

اہم ترین موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ عوام و خواص کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ سیرت نبویہ پر عمل پیرا ہوں اپنی زندگی و معاشرے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا پابند بنائیں۔ جب تک سیرت طیبہ کو زندگی کا جزو نہ بنایا جائیگا نکبت و ذلت رہیگی جس دن مسلمان اپنے آقا و مولا کے نقش قدم آپ کے اخلاق و شریفہ کو اپنا دستور حیات بنائیں گے کامیابی ان کے قدم چومیں گی۔

وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ مسلمان سیرتِ مطہرہ پر عمل کریں خدا ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صلوٰۃ و سلام پر یہ جلسہ مبارکہ ختم ہوا۔

محکمہ ریڈیو کے انتظامات | محکمہ ریڈیو پاکستان نے دوبارہ انتظامات فرمائے۔ علی کے افراد نے شام ہی کو آکر اپنی لائین سمجھا دیں۔ کنٹریو وغیرہ چیک کر لیا۔ مائیکروفون ٹیسٹ کر لئے گئے۔ برابر ہی میں ریڈیو کے اصحاب کی نشستوں کا انتظام خصوصی تھا۔ جہاں یہ حضرات متمکن ہوئے۔

مجلس استقبالیہ کی طرف سے نظام اوقات حوالہ کیا گیا۔ حضرت علامہ بدایونی۔ و آئادین جدر نے پروگرام کے بعض ضروری مضامین پر تبادلوں خیالات کیا۔ مجلس استقبالیہ محکمہ ریڈیو کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے عید میلاد النبی کے اس جلسہ عام کی تقاریر وغیرہ کے ریکارڈ فرمانے کا انتظام کیا۔ ریڈیو پاکستان نے جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال مع تقاریر وغیرہ کے ۲۸ ستمبر کو بعد نماز مغرب، بجے نشر کیا۔

عوام و خواص میں عقیدت و محبت کا جوش و ولولہ | عوام و خواص کیلئے عید میلاد نبوی کا مبارک اجتماع توجہات کا مرکز بنا ہوا تھا عشاق

بارگاہ نبوی کے ابنوہ در ابنوہ جہانگیر پارک چلے آ رہے تھے و بجے شب تک تمام نپڈا

حاضرین سے لبریز ہو گیا۔ ڈانس کے مہمان بھی بکثرت تشریف لانے لگے جتنی کہ خصوصی مہمانوں کی نشستوں کا محفوظ رکھنا دشوار ہو گیا۔

بیرونی مہمانوں میں سب سے پہلے جمہوریہ عربیہ مصر کے سفیر محترم تشریف لائے۔

محترم سفیر مصر کی تشریف آوری

علامہ بدایونی اور مسٹر سید حسین امام نے آپ کا استقبال کیا۔ جیسے ہی آپ پٹال میں داخل ہوئے عوام نے جوش و خروش میں نعرہ ہائے تحسین سے خیر مقدم کیا۔ زلزلہ بعد عزت آب سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق۔ و عالی مرتبت جناب سفیر حجاز صاحب تشریف لائے۔

صدر محترم کی آمد :- صدر محترم ٹھیک ۹ بجے تشریف لائے۔ علامہ بدایونی جناب سید حسین امام صاحب میلانا شاہ احمد نورانی صدیقی و دیگر حضرات نے استقبال کیا۔ دروازے سے پٹال تک حیدری رضا کاروں کی جماعت استقبال و انتظام کی رونق کو دوبالا کر رہی تھی۔ صدر محترم کے داخلہ پر عوام و خواص نے نعرہ ہائے تکبیر بلند فرمائے۔

تلاوت کلام پاک :- جناب قاری احمد علی صاحب لکھنوی نے مصری لہجہ میں کچھ ایسے دلنشین انداز کے ساتھ قرأت شروع کی کہ سفرائے عالم اسلامی اور سارا مجمع وجد کرنے لگا۔

جناب سید حسین امام صاحب نے حسب

صدر استقبالیہ کا خطبہ

ذیل خطبہ استقبالیہ دیا۔

حاضرین کرام !

آج کا جشن عید میلاد نبوی اُس ذاتِ اقدس سے تعلق رکھتا ہے جو کچھ کے لئے ایک امتی تھی جس نے کسی انسان سے دو لفظ بھی نہ سیکھے تھے۔ جو کسی کا شاگرد



عالیہ مرتبت صاحب السعدہ اسمیٰ طہ فتح الدین سفیر متحدہ عربیہ
جمہوریہ ہندال میں تشریف لا رہے ہیں



عالی مرتبت جناب الحاج حبیب الرحمان صاحب وزیر تعلیمات
سوٹر سے اتر کر پنڈال میں آ رہے ہیں



وزیر تعلیمات پنڈال میں داخلہ کیلئے تشریف لارہے ہیں



سید حسین امام صاحب وزیر تعلیمات کے صدارتی پیج لگا رہے ہیں



وزیر تعلیمات ڈائس پر سفیر جمہوریہ عربیہ و عراق کے ساتھ



جناب فاری احمد علی صاحب لکھنوی تلاوت کلام پاک فرما رہے ہیں



محترم جناب سید حسین امام صاحب استقبالیہ خطبہ پڑھ رہے ہیں



عالی مرتبت محترم جناب السید طہ فتح الدین سفیر جمہوریہ عربیہ متحدہ صدر جمہوریہ عربیہ مجاہد اعظم جمال عبدالناصر صاحب کا مرسلہ پیام سنارہے ہیں

نہ تھا۔ لیکن علوم الہیہ اور فیوض و تجلیات خداوندی سے اس کا قلب اظہر علوم و فنون کا مخزن تھا۔

قدرت نے اپنے حبیب مکرم پر یہ انعامات فرمائے کہ آپ اہی ہو کر بھی کائنات ارضی اور پورے عالم انسانیت کے معلم کامل تھے۔

اس لئے ضرورت ہے مخزن علوم کی عید ولادت کے اس جلسہ مبارک کی صدارت ایسے شخص کے سپرد کی جائے جو وزیر تعلیمات ہو۔ میں ان الفاظ کے ساتھ جناب مسٹر حبیب الرحمن صاحب وزیر تعلیمات و نشریات کا اسم گرامی تجویز کرتا ہوں۔ آپ نے صدر محترم کے صدارتی بیج لگایا

جناب آزاد بن حیدر بیٹے نے بانی کردہ
صدر جمہوریہ عربیہ کا پیام خصوصی | سے اعلان کیا کہ آج کے جلسے کے لئے

جناب کرنل جمال ناصر صدر جمہوریہ عربیہ نے جو خصوصی پیام حضرت علامہ بدایونی کے نام روانہ فرمایا۔ وہ عزت آباد جناب طہ فتح الدین صاحب سفیر جمہوریہ عربیہ مصر سنائیں گے۔ چنانچہ آپ نعرہ ہائے تکیہ میں شریف لائے۔
عربی زبان میں آیا ہوا پیام پڑھا

عن جمال عبد الناصر رئيس لجمهورية العربية المتحدة
الى الشعب الباكستاني الشقيق، في ذكرى مولد الرسول الكريم

ان میلاد النبی (ص) ذکری	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اعز الذکریات علی الأُمّة	مسلمانوں کے لئے بزرگ ترین عید ہے
الاسلامیة، ومناسبة لفتحها	اس یوم سعید کو ہم ہمیشہ مبارک سمجھتے ہیں

دائمًا لنجد دماضعف قينا من
قوة، وما خمد قينا من حيوية،
وما تقدر قينا من طاعة :-

والحق الذي لا مرد فيه
ان الحنين لهذه الذكرى
العطرة، ياخذ علينا نفوسنا
من شتى اقطارها، كلما تلفتنا حولنا
فراينا المثل التي بعث من اجلها
الرسول، وفي مقدمتهم خاتمهم
محمد بن عبد الله، وراينا القيم
التي من اجلها انزلت الكتب، وفي
مقدمتها، قرآن احكمت آياته و
فصلت تفصيلها، كلما رأينا هذه
وتلك، تعصف بهما اهواء البشر
وتمتحنها خطوب ولدتها امواج
عارمة من الحق، والحفيظة
والموجدة وكلماتها ميرات
النبوة يكاد ينسى، في غمرة الهلع
الذي ولدها في نفوس الناس ظلم
الانسان لآخيه الانسان، وعز
الاقوياء عن اضطناع الحكمة

اس لئے کہ اس دن ہم ایک طرف تو حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصات عید
بیان کرتے ہیں تو دوسری جانب اُمتی
ہونے کے اعتبار سے اپنے اعمال کا موازنہ
کرتے ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا
کہ یہ عود و معطر ساعت ہماری آرزوؤں
کو ہکاتی ہوئی آتی ہے۔ اس موقع پر
جب ہم اپنے ماحول کا مطالعہ اور تالیف
کی مدق گردانی کرتے ہیں کہ کن سبب
وجوہات کی وجہ سے رسولوں کی بعثت
ہوئی جن کے سرخیل حضرت ختمی مرتبت
تھے اور کن بے راہ رویوں کو دور کرنے کے
لئے کتابیں نازل ہوئیں جن میں سے کامل
ترین کتاب قرآن پاک ہے یقین
کیجئے یہ کتاب ہمارے ماحول کی تاریکیوں
کو دور کر سکتی ہے۔ اسے کاش بھٹکے
ہوئے مسلمان حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر گہری نظر سے
غور و فکر کرتے اور آپ کے احکام پر
عمل پیر ہو جاتے تو آج خود بھی ایک مبارک

والموعظة الحسنة، والتجاء
إلى الصنف والقوة، لفض ما شجر
بينهم من خلاف القهر والاذلال
فكانت النتيجة الحتمية، تلك
الحرب الضروس، التي اندلح
لها بها، ساخنة وباردة، غير
الزمن مرآت ومرآت حتى جللت
على الإنسانية احداثا يعجز عنها
المصنف، ولوان أولئك الذين
اسرفوا على انفسهم وعلى الناس تدبر
سيرة محمد ﷺ وامعنوا النظر فيما
تركه من سنن، وما خلفه من مثيل
اذن لسعدا وسعدا الناس معهم
ولما تجرع العالم من جراء مسكرهم
الخشن، كؤوس الذل والفقر والخراب
ولونروا على البشرية دماء ضحياها
ودموع تكلأها وزفدات مشرد بها.
ولوانهم فعلوا، ما استنفروا
دماء شعب وماهدوا قواها، ولتركوا
كل ما نعيم بها افاعا لله عليه من
نعيم، بعيدا عن الاستغلال

فنزول پر گامزن ہوتے اور ان کے دوسرے
بھائی بھی۔ تو کامیابی و فلاح ان کے
ساتھ ہوتی۔

آج کا انسان اگر حضور کے بتائے ہوئے
راستوں پر چلے تو دنیا میں امن و آشتی
چین کا دور دورہ ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ہم عفو
درگزر سے کام لیں۔ ہمسا یوں کے حقوق
کا پورا پورا خیال رکھیں ایک دوسرے
سے تعاون اور نیکی کریں، کمزوروں
کی دستگیری، مظلومیوں کی اعانت
محتاجوں کی حاجت روائی کریں، انسان
کی عزت کرنا، حق بات پر قائم رہنا، حق
کی سعی کرنا اور انٹیم کے مبارک اصول
حیات پر اگر ہم سب کا عمل ہو اور ہم
اگر ان پاکیزہ اصول کو اپنا دستور
حیات بنائیں تو دنیا بقتہ نور بن
جائے اور ہم دوسری قوموں سے
فوقیت حاصل کریں۔

آج کے دن ہم سب ولادت

والسیصرة والتسلط :-

ولوانهم فعلوا، ما اخرجوا
شعبا من دياره ظلمها وعدوا
لبعيثر على صدقات المحسنين
وذوى الضبائر، بينما المجرم
يلهو بخير زجرا وعقاب :-

ولوانهم فعلوا، للتركوا كل
شعبا يحيا الحياة التي تناسب طبيعته
وظروفه، وقار يخدع ولكفوا عن
اشاعة الفتنة، والدعوة الى الهدى
والتخريب :-

وذوانهم فعلوا، لاخذوا
انفسهم بالتسامح، ولعاشوا معا
سلاما وحسن جوار، ولضربوا قوا
للعمل المشهر، والتعاون الاخلاق
لكي تصل البشرية الى ذروة الرخاء
وقمة الرفاهية :-

لقد دعانا^س الى العدل^{لقسطا} وال
ودعانا الى البر والرحمة، ودعانا الى
التسامح والاخاء، ودعانا الى التعاون
ودفن الاحقاد، ودعانا الى اتخاذ

باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے آپس
میں عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کا رخ
اُس منزل کی طرف موڑ لیں گے جو
ہمیں حضور نے بتائی ہے اور اُس عہد
پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا
ہوں کہ وہ ہمیشہ ہماری قوم کو ہدایت
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت سے
محفوظ فرمائے اور ہمیں حق پر چلنے کی
قوت عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسے کام
کرنے کی توفیق بخشے جس میں اُس کی
اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خوشنودی ہو۔

خدا ہم سب کا ناصر و محافظ ہے

جمال عبدالناصر

العسل الصالح مقيا سادعيلوا على
الأجناس والملل والألوان، ودعا
إلى حرمة الجوار ومساندة الضعيف
والمظلوم وذى الحاجة، ودعا إلى
احترام الإنسان كإنسان، وإلى الدفاع
عن الحق للحق :-

إنا ما أخرجنا اليوم، إلى رحل كرمه
صلى الله عليه وسلم
ليقود سفينة الحياة وسط
تلك العواصف والألواء بحكمته
البالغة، وروح السهجة، و
عقله الرشيد، اذ لم يبت علينا
الريح رخاء، وافتحت أبواب السماء
بخير من همد، ولم يعم لنا من أمرنا
رشد :-

فلنتواضع جميعا، في ذكرى ميلاد
الكريم، للعمل بسنته، وليبأبح

بعضنا بعضا على أن نجعل من المبادئ
التي يشيرون بها، والمثل التي عاثت من
أجلها، والقيم التي قاتل بشرف و
أمانة دفاعا عنها، دسيسة، وانزل على
أحكامه، ونبراسا لأفضل عن قد
وميثاقا نعقد عليه بالنواجذ، وثقا
دفاعا عنه حتى الموت :-

والله نسأل أن يلهمنا
دقونا الرشدا، وأن يجنبنا وقونا
الزلل :-

وان يمنحنا القوة والتوفيق
حتى نحقق ما فيه خير الإسلام
وعزة المسلمين :-
والله يحفظكم، ويرعانا

جمال عبد الناصر

جمہوریہ عربیہ مصر کے وزیر صحت کا برقیہ
 مولانا بدایونی کے نام
 جناب عبدالکبیر وزیر صحت جمہوریہ عربیہ کا
 حسب ذیل برقیہ مولانا بدایونی کے نام
 موصول ہوا۔

ہمیں یہ معلوم ہو کر کہ آپ عید میلاد نبوی اور یوم حسینؑ کراچی میں بڑے پیمانہ
 پر منارہے ہیں مسرت ہوئی۔ جمال ناصر صدر جمہوریہ کا مفصل بیان بذریعہ ہوائی جہاز
 توسط جناب چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیجا جا رہا ہے۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں
 اجلاس کا دعوت نامہ موصول ہوا آپ کے
 صدر مملکت پاکستان کا پیام
 دعوت نامہ کا شکر اپنی مسلسل مصروفیات کے باعث عدم شرکت کا افسوس ہے۔

یہ معلوم ہو کر کہ کراچی میں آپ مرکزی
 پیمانے پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 منارہے ہیں۔ ہر مجلسی شاہ ایران اپنی
 جناب آغا حسین اعلیٰ وزیر محلات
 ایران کا تار

دلی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ اور برادران پاکستان میلاد
 نبوی کی سعادت حاصل کریں۔ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

جنرل محمد عظیم خاں وزیر بحالیات
 کا پیام
 میں یوم میلاد النبی کی مجلس انتہائی
 صدر دارالکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ

انہوں نے مجھے جہانگیر پارک میں منعقد ہونے والے مبارک جلسہ عید میلاد النبی میں
 شرکت کی دعوت دی۔ مجھے اس اجتماع میں شریک ہو کر سچی مسرت ہوئی۔ لیکن
 انتہائی افسوس ہے کہ چند ضروری امور میں پہلے ہی سے مصروف ہونے کے باعث
 شریک نہ ہو سکوں گا۔

حضرت مولانا سعید الملّت
حضرت مولانا صیغۃ الشّرح
فرنگی محلی کے پیغامات

خداے پاک یوم حسین اور عید
میلاد النبی کے پاکیزہ جلسوں کو
کامیاب بنائے اور آپ کی مساعی
اتحاد کو بار آور فرمائے اور ملت پاکستان کو

سیرت نبویہ و سیرت حضرات اہلبیتؑ پر چلکر کامیابی حاصل فرمائے۔
سعید الملّت

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جتنک سیرت نبوی اور حضرات اہلبیت
اطہار پر نہ چلیں گے کامیاب نہیں ہو سکتے یہ پاکیزہ سیرتیں ہمارے لئے مشعلِ راہ
ہیں خدا ہم سب کو ان پر چلنا نصیب فرمائے۔
آپ یوم سیدنا حسینؑ و یوم عید میلاد النبیؑ کی پاکیزہ تحریکات میں جہلِ خلاص
و عقیدت سے کام کر رہے ہیں خداے برتر اس کی جزائے خیر اور ملت اسلامیہ
کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یقین جانئے کہ میں دیر بیٹھ کر بھی ان تحریکات کی کامیابی کے لئے دُعا
کرتا ہوں۔
شہید انصاری فرنگی محلی

آزاد بن حیدر صاحب نے تمام پیامات پڑھ کر سنائے۔

شعرا اور مناقب پڑھنے والوں
کا خراج عقیدت

حضرت بہزاد لکھنوی - استاد قمر حلاوی
جناب مولوی مصطفیٰ حسین صاحب صدیقی

جناب عبدالرزاق روشن - سید نثار علی صاحب نے نعتیہ کلام پڑھا جو سچا پسند
کیا گیا۔

صدر محترم کا خطبہ صدارت

صدر محترم جناب مسٹر حبیب الرحمن
صاحب وزیر تعلیمات و نشریات حکومت

پاکستان جن کی اصل زبان ہنگامہ ہے اس کے باوجود آپ نے زبان اردو میں بڑی
روانی کے ساتھ حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرات!

میں آپ سب لوگوں کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس مبارک
جلسہ میں آنے کی دعوت دی اور اس پاک نئی کے ذکر میں مجھے بھی شریک کیا گیا۔
میں اردو بہت کم جانتا ہوں اس لئے شاید آپ تک اپنے خیالات پہنچانے میں
مجھ سے کچھ کمی رہ جائے میں اس کے لئے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ پھر بھی میری
کوشش ہوگی کہ اپنے خیالات کو بہتر سے بہتر طریقے پر آپ کے سامنے
پیش کر سکوں۔

آج کا دن انسان کی تاریخ کا سب سے اہم دن ہے۔ اسی دن عرب کے
ریگستان سے ایک شخص اُٹھا اور صرف اپنی قوتوں کے سہارے انسانیت کا پرچار
کرنے۔ دنیا کو تہذیب کھانے، ظلم کی زنجیریں توڑنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اس کے
پاس نہ ہتھیار تھے نہ دولت تھی نہ ساتھی تھے۔ خدا کی سوچی ہوئی صرف ایک
امانت تھی قیامت تک رہنے والی توحید کی وہ امانت جس کو سینے سے لگائے ہوئے
اُس نے صرف اپنے عمل اپنے کردار کے ذریعہ دنیا کو خدا کا پیام پہنچایا۔ اور بہت
جلد دنیا میں ایسا زبردست انقلاب لایا کہ کفر کی تمام قوتیں اُس کے سامنے جھکنے
پر مجبور ہو گئیں۔ دنیا اُس کی کامیابیوں کو دیکھ کر حیرت میں رہ گئی۔ کفر مٹنے لگا حتیٰ
کی آواز بلند ہوتی گئی۔ اسلام کی روشنی عرب کے ریگستان سے نکل کر یورپ

ایشیا میں پھیل گئی اور وہاں بھی اللہ اکبر کی آواز سنائی دینے لگی۔

آج ہم اُس عظیم الشان شخصیت کی پیدائش کا دن منا رہے ہیں۔

حضرات! آج کا دن تمام مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے لئے ایک مبارک دن ہے ہمیں دلوں کو ٹٹول کر یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر سچے دل سے چل رہے ہیں یا نہیں۔ یہ دن صرف تقریریں کرنے اور سلام بھیجنے اور میلاد کی محفلوں میں شریک ہونے کا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل اپنے کردار پر نظر ڈالنا چاہیے اور پھر یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ کے حبیب نے ہمیں جو سبق دیا ہے اُس پر کسی حد تک ہم نے عمل کیا۔ ہمیں اُس دن یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ حضور نے جو امانت ہمیں سونپی تھی کیا ہم اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سچائی پر عمل کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی تعلیم دی ہے لیکن کیا واقعی ہم ایسا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی نے بتایا ہے کہ سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور برابر کا درجہ کہتے ہیں لیکن ہم چھوٹے بڑے اور بہت سے طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں اخلاق کی تعلیم کو بھول چکے ہیں۔ آپس کا وقار قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قوم جس کی ترقی پر دنیا رشک کرتی تھی جس کی قوت دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں بھی مان چکی تھیں آج اُسے دوسری توہمونی مدد کی ضرورت ہے۔

حضرات!

پاکستان و ہندوستان میں مسلمانوں نے دوسو برس تک ٹھوکریں کھائی ہیں غلامی کی زندگی بسر کی ہے۔ یہاں تک کہ خود اپنی تہذیب اپنے اصول اپنے طور طریقوں کو بھول گئے ہیں اب ہم اس مدت کی غلامی کے بعد آزاد ہوئے ہیں۔ اور ہمارا قومی جھنڈا لہرا رہا ہے تکبیر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور ہمیں رسول اللہ

کے بتائے ہوئے اصول پر اپنی زندگی بنانے کا موقع ملا ہے ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اگر ہم کچھ بھی اپنے فرض سے ہٹے تو آزادی ہم سے پھر چھین جائے گی۔
حضرات! یہ آزادی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے اور ہمارا ملک اسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جب آپ رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا۔

آئیے ہم پھر اسلام کی پرانی تاریخ دہرائیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ سوتی ہوئی قوم جب جاگتی ہے تو بڑی سے بڑی مشکل بھی اس کا راستہ نہیں روک سکتی دہشت گردی کی منزل کیلبرٹ بڑھتی ہی جاتی ہے۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ آج ہماری زندگی کے ہر حصے میں انقلاب آچکا ہے پرانا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ اور ترقی کا پناہ اور شروع ہوا ہے ہم اچھالی و برائی کو پہچاننے لگے ہیں۔ ہمیں اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لہذا آئیے ہم ایک مرتبہ پھر یہ عہد کریں کہ رسول اللہ ﷺ بتائے ہوئے اصولوں یعنی ایمان، اتحاد، سچائی، اخلاق، مساوات اور صبر سے کام لیں اور اپنی سماجی، سیاسی، روحانی زندگی کو بہتر بنائیں یقین کیجئے کہ اگر ہم سچے دل سے ان اصولوں پر قائم رہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہ ہٹا سکے گی۔

آخر میں میں آپ حضرات کا پھر بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو حضور کی اچھی تعلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا سے یہ دعا بھی ہے کہ یہ ملک اور ہماری ملت سچی مسلمان بن سکے اور یہ پاک سرزمین صبح معنوں میں پاک بن جائے اور ترقی کے راستے پر تیزی سے چلے کہ دنیا کی ایک ٹی ٹی قوم بن جائے۔

آمین



عالیہ مرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمان صاحب وزیر تعلیمات
خطبہٴ صدارت فرما رہے ہیں



عزت مآب حضرت پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق تقریر فرما رہے ہیں

صدر کے خطبہ کے بعد حضرت محترم عالی مرتبت
پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق نعرہ ہائے تکبیر
ونعرہ رسالت کی صداؤں میں تشریف لائے

حضرت پیر سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق کی تقریر

اور آپ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

صدر محترم برادران عزیز !

اس مبارک مہینے میں دنیا کی تاریکیوں کو نور سے بدلنے اور بھٹکی ہوئی قوموں کو
راہ ہدایت پر لانے کے باری تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر خاتم الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ آپ تمام کمالات و صفات کے حامل ہو کر دنیا میں تشریف لائے۔
آپ کے درود شریف کی غرض یہ تھی کہ مکام اخلاق کی تکمیل اور انسانیت کو سعادت مندی
نصیب ہو۔ آپ کی حیات مبارکہ جمال و جلال کی منظر اتم تھی۔ صدق و علم کی بہترین
مثال تھی۔ جس طرح آج ساری دنیا مشرق سے مغرب تک پریشانیوں میں مبتلا ہے
ناامیدیاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں اس سے کہیں زیادہ حضور کے ظہور قدسی سے قبل
دنیا تاریک ہو رہی تھی۔ حتیٰ و صداقت کے نام لینے والوں کا وجود عنقا ہو گیا تھا۔
ظلم و تشدد و جبر و استبداد سے لوگ آپس میں لڑ لڑ کر تباہ ہو رہے تھے انسانی خلاق
اور اس کی تمام قدریں تباہ ہو چکی تھیں۔ مساوات و اخوت کے رشتے ٹوٹ گئے
تھے۔ پاکیزہ صفات کی بجائے بد اخلاقیات بد اعمالیاں ہر ایک حصہ میں جاری تھیں
ہر طرف ظلمت ہی ظلمت پھیلی ہوئی تھی۔ یکبارگی زمین و آسمان میں خدا کا ایک نور
میں روشن ہوا جس کی چمک نے دنیا کو امید و ہدایت سے معمور فرما دیا۔ لوگ
ایک دوسرے کی عزت کے محافظ ہو گئے۔ انسانیت نے اعلیٰ اخلاق کی دو لتیں پائیں
حضور خاتم الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاکیزہ تعلیمات شریفہ سے
انسان کو اشرف المخلوقات کے رتبے اور درجے تک پہنچا دیا۔ آپ نے باہمی اخوت و

محبت ہر ایک کے اندر کوٹ کوٹ کر بہر دی۔ خدائے بڑے کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو از سر نو قائم کر دیا۔ اخلاق شریفہ بھی ایسے کہ اپنے بیگانے سب ہی ان سے مالا مال ہوئے۔ گالی کے جواب میں رحمت، ظلم کی بجائے عفو و رحم آپ کا شیوہ رہا۔

انبیائے کرام کے وہ سارے کمالات جو انھوں نے دکھائے وہ سرکار و الٰہیہ کی ایک اکیلی ذات شریفہ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ غریبوں، مسکینوں میں گزر فرماتے دُعا فرماتے تو مجھے مسکینوں میں محسوس فرماتا۔ حضور نے علم و عمل کی تمام دولتیں دنیا کے ایک ایک گوشہ میں پہنچا دیں۔ خالق و مخلوق کے مابین صحیح تعلق قائم فرمایا۔ آپ کی تعلیم سے ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب، سلطان ہو یا گدا بے بینوا، آقا ہو یا غلام سب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

آپ کی سیرت طیبہ نے بتایا کہ مسلمان خلوت و جلوت میں کیسی زندگی گزارے وہ کسی بھی گوشے میں کیوں نہ ہو، اس کے اخلاق و عادات بہتر ہوں۔ وہ اعمال کے اعتبار سے ہر جگہ ممتاز حیثیت میں رہے۔ اس کے قول و عمل میں یگانگت ہو نیک عادات حسن اخلاق و سچائی مسلمانوں کا زیور ہوں۔ آج کی دنیا بھی اس بزرگ و بزرگ ہستی سے ہدایت حاصل کر سکتی ہے۔ حضور نے خدا کی وسیع زمین کو اخلاقِ حسنہ سے مالا مال فرما دیا۔ پریشانیوں، بے اطمینانوں کو طاقت و سکون عطا فرمایا۔ بے ٹھکانوں، بے سہاروں کی بہت بندھائی۔ انھیں انسانیت کے حقوق سے مالا مال فرمایا۔ دنیا کے ہر ایک حصے میں امن و سکون، راحت و اطمینان پیدا فرما دیا۔

بَلِّغِ الْكَلِمَاتِ
كَشَفَ الْخَبَائِثِ
حَسَنَتْ جَبِيحُ خَبَائِثِ
صَلُّوا عَلَيَّ وَآلِيَّ

خدا ہم سب کو اس نورِ مبین کی روشنی سے حصہ عطا فرمائے اور ہماری زندگی حضور شہنشاہِ کونین کی سیرت طیبہ کے مطابق ہو۔ آمین ثم آمین



حضرت مولانا سید محمد صاحب دہلوی تقریر فرما رہے ہیں

حضرت مولانا سید محمد دہلوی | برادرانِ گرامی !

آج کے مبارک اجتماع اور دلاوتِ باسعادت کے عظیم نشان موقعہ پر ہر ایک فرد چاہتا ہے کہ حضور سید کونین کی بارگاہِ عالی میں جو مکمل انسانیت میں سب سے بیکانہ اور بے مثال تھے۔ نذرانہ عقیدت پیش کرے اور حضرت ختمی مرتبت کے فضائل و شمائل پیش کر کے اپنے لئے سامانِ نجات حاصل کرے۔ مناسب ہوگا کہ ہم یہاں سب سے پہلے انسان کے وجود پر کچھ فکر کریں۔

سامعینِ کرام !

ایک دانے کی نشوونما میں پانی نے، بارش نے، ہوانے، زمین نے، کسان کے ہاتھ نے، دانے کی پیداوار میں جو قوت صرف کی اس میں کسان کا احسان، زمین، آفتاب، ماہتاب، ستاروں، ہوا، نسیمِ سحری کے احسانات اور اس کے ابھرنے، پرورش پانے میں کس کس کے اور کس قدر احسانات تھے۔ لیکن ہمارا محترم و معظم نبی کسی کا احسان لینے والا نہ تھا جبکہ وہ تو خود احسان کرنے والا تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس اس وقت وجود میں آئی جب نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب نہ کروہین کی آوازیں تھیں۔ نہ کرسی تھی، نہ زمین تھی، نہ زمان تھا نہ ملک کی تجلیات تھیں۔ ایک ذات تھی بنانے والے کی اور ایک ذات تھی بننے والی کی۔ (نعرۂ تکبیر۔ الشداکیر۔ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ) وقت کم ہے۔ حضرت علامہ بدایونی آپ مجھے وقت میں مقید نہ فرمائیں۔

مولانا۔ جاری رکھیے۔

برادرانِ گرامی !

دیکھئے ایک نقطہ ہے اس سے ایک دائرہ چلا۔ آدم آئے وہ نقطہ آگے بڑھا۔ نوخِ تشریف لائے وہ اور آگے بڑھا۔ کیا دائرہ مکمل ہوا؟ جواب نہیں۔

سیدنا ابراہیم تشریف لائے دائرہ پھر بھی مکمل نہ ہوا۔ آخر نقطہ سے نقطہ مل گیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ دائرہ مکمل ہوا۔ اب جو بھی آئیگا وہ اُس نبی کا پیرو ہوگا۔ نبی نہیں ہوگا۔

حضور انور خدا نے برتر کے انوار قدرت کا سراپا نور ہیں اب روشنی جسے بھی لہنی ہوگی اسی نور سے اکتساب کرے گا۔

جس طرح سورج نکلنے کے بعد تارے چھپ جاتے ہیں اسی طرح سارے انبیاء کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پوشیدہ ہو گئے آپ کا نور ہر طرف محیط ہو گیا خدا نے برتر ہم سب کو اُس نور شریفہ کی روشنی سے منور فرمائے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ مولانا بدایونی اور ان کے مخلص رفقاء کی تمام کوششیں بار آور ہوں۔

فضیلۃ الستاذ السید الحمید الہاشمی کلچرل سکریٹری

سفارتخانہ جمہوریہ عربیہ متحدہ کی تقریر کا ترجمہ

تمام تعریفیں اُس خدا کے لئے جو تمام عالمین کا رب اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور درود و سلام ہمارے اُس آقا و مولا پر جن کا اسم گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اولین و آخرین کے سردار اور حضرات انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالمین کیلئے رحمت و نور بنا کر بھیجا اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔

اے میرے کرم فرما بھائیو آپ پر سلام خدائی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ یہ وہ جلسہ شریفہ اور مجلس سجدہ ہے جسے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت مقدسہ سے نسبت ہے جس پر تمام عالم کے مشرقی و غربی مسرتیں مناسبت ہے



فضیلہ الامتاذ السید عبدالحمید الهاشمی کچول سکریٹری سفارتخانہ
جمہوریہ عربیہ متحدہ تقریر فرما رہے ہیں

ہیں حضور کی ذاتِ اقدس ہمارے قلوب کے لئے ہدایت اور نور مبین ہے۔
خدا نے ہدایت اور دین حق کے لئے مبعوث فرمایا۔

تمامی انبیاء پر خدا کا فضل عظیم ہوا ان میں سے ہر ایک مقام رفیع رکھتا ہے۔
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کلیم الرحمن تھے تو سیدنا عیسیٰ روح اللہ، اسی طرح سیدنا
ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے۔ لیکن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام خدا
کے نزدیک ان تمام انبیاء میں سب سے بڑا اور عظیم ترین آپ حبیب اللہ تھے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے آپ کو تمام انسانوں حضرات
اصحابِ اہلبیت کا مربی و مرشد بنایا آپ کی تربیت خدائے قدوس نے فرمائی۔ آپ
ایک مسکین قبیلے کے محترم فرد تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے خدا دندا تو مجھے مسکینوں
میں ہی زندہ رکھنا اور مسکینوں ہی میں مشور کرنا۔

آپ کی خدمت میں پہاڑ سونے کے بنا کر پیش کئے گئے مگر آپ نے انکار فرمایا۔
کیونکہ آپ دنیا کے طلبکار نہ تھے بلکہ خدائے وحدہ لا شریک کے طلبکار تھے جس کے قبضے
میں زمین و آسمان ہیں اور اللہ کے شکر کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ حضور پاک ہمارے
پاس اسلام لے کر تشریف لائے وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت و اطاعت
کی جائے تمام انسانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آیا جیسے اسلام کے ظہور و ولادت
کے وقت ایک نور پھیلا۔ حضور نے قلوب کو جمع کیا جانوں کو ایک کیا حضور نے صحابہ
کے مابین محبت قائم کی وہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ چھوٹے بڑے میں فرق نہ
رہا خواہ کوئی مالدار ہو یا فقیر و درویش رہنے والا ہو یا قریب کا یا شہید ہو۔ ہاشمی ہو جیسے
حضرت سیدنا علی کریم اللہ وجہہ یا قریشی جیسے حضرت ابو بکر و عمر یا سلمان فارسی اور
بلال حبشی اور حضرت ہبیب رومی یہ سب کے سب ایک سلکِ اخوت میں پرو
دیئے گئے۔ اخوت و محبت باہمی کا رشتہ انتہائی مضبوط و محکم کر دیا گیا۔

حضرات !

ذکر ولادت با سعادت کے مبارک اجتماع میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آپس میں متحد ہوں۔ ہمارا خدا ایک۔ کتاب ایک۔ قبلہ ایک۔ رسول ایک تو چاہیے کہ امت بھی ایک ہو۔ وطن بھی ایک ہو۔

میں دمشق کا ہوں وہاں میرے والد اور والدہ ہیں تمام اعزہ و اقارب ہیں مگر میں پاکستان میں پڑسی نہیں ہوں کیونکہ پاکستان میں بھی میرے اہل و اخوان ہیں جیسا کہ پاکستان وطن ہے یہاں کے ہر بے والے مسلمان کا دیس ہی دوسرے مسلمانوں کا بھی وطن ہے۔

علامہ اقبال پاکستان کے مشہور شاعر تھے انھوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ اپنی تمام قوتوں کو یکجا کر کے اپنی حکومت بنائیں جس کا نام پاکستان ہو۔
الحمد للہ کہ پاکستان مل گیا خدا اسے مضبوط و مستحکم فرمائے۔

علامہ اقبال نے دوسری دعوت یہ دی کہ مسلمانانِ عالم ایک رشتے میں منسلک ہو جائیں، مراکشی، سوڈانی، شامی، مصری، عراقی، انڈونیشی، پاکستانی، جسم واحد کی طرح ہیں ایک دوسرے کے مابین اسلام کا رشتہ سب سے زیادہ مضبوط و مستحکم رشتہ ہے۔ اقبال نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

خدا کے برتر عید ولادت نبوی کے طفیل مسلمانوں کو متحد رکھے۔



سجاءد ملت حضرت علامہ بدایونی صاحب تقریر فرما رہے ہیں

مجاہد ملت حضرت علامہ ایوبی کی تقریر | صدر محترم اور حضرات! | مجھ سے قبل بہت سے علمائے کرام

اس اجتماع مبارک میں حضور شہنشاہ کونین کی بارگاہ شریفہ میں عقیدت کے سچول پیش فرما چکے وقت اپنی آخر منزل پر آچکا پھر بھی ارشاد ہے کہ میں بھی کچھ کہوں۔

بزرگانِ ملت!

آج اُس وجود گرامی کا تذکرہ ولادت باسعادت سے جس نے انسانیت کو زندہ کیا۔ انسان کو اُس کے درجات سے آگاہ کیا انسانیت کے شرف و وقار کو سمجھایا، اور بتایا کہ ذراتِ ارضی سے بننے والے انسان جہاں انسانیت میں تو سب سے زیادہ شرف و عزت کا مالک ہے۔ اس نے بندے اور خدا کے ٹوٹے ہوئے رشتے از سر نو جوڑے توحید و رسالت کے مضامین سمجھائے انسان کو بتایا تیرے اندر قدرت کی توہیں پوشیدہ ہیں تیرے پاس وہ جواہر پارے موجود ہیں کہ تو اگر عقل و فکر سے کام لے تو ایک طرف خدا کی زمین کا وارث و مالک ہو گا دوسری جانب تیری فکری و شعوری صلاحیتیں متحرک رہیں تو بحر و بر تیرا ہو گا۔ کائنات میں جو کچھ ہے وہ تیرے زیرِ نگیں ہے۔ تو سب سے پہلے خود کو پہچان پھر اپنے رشتے کو خالق کائنات سے وابستہ کر اپنے اعمال و عادات میں توازن پیدا کر۔

خاتم الانبیاء سرور کونین ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے معلم بن کر تشریف لائے آپؐ مردہ انسانیت میں حیرت انگیز انقلاب عظیم پیدا فرما دیا۔

آپؐ کو اگر معلم اخلاق کی حیثیت سے دیکھا جائے تو فرمائے والے نے فرمایا وَاَلَا يَعْلَمُ الْخَلْقُ عَظِيمًا اور قرآن عظیم کی شرح و تفصیل بیان کرنے والے نے ارشاد فرمایا۔ بَعِثْتُ لَكُمْ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ جب پوری دنیا کا معاشرہ تباہ ہو چکا تھا تو اصلاح معاشرے کیلئے حضورؐ سے بڑھ کر کوئی معلم اخلاق نہ تھا۔ اُس ذاتِ اقدس نے قولا عملا ایسی

حیات پیش فرمائی جو دنیا کے ہر ایک فرد کے لئے رہنما تھی وہ ایک طرف سب بڑا عابد تھا تو دوسری جانب میدان شجاعت کا شہسوار۔

جس طرح اس کی زبان مبارک تلواریں سے زیادہ کام کرتی تھی اسی طرح محاربات و غزوات میں حبیب وہ بے نیام ہوتی تو دنیا کی طاقتوں سے طاقتور قوموں کی گردنوں کو جکارتی وہ از خود کسی پر حملہ نہ فرماتا۔ مگر حبیب حدود اللہ پر توڑی جاتیں تو ذات راستا بحیثیت قائد قوم قیادت فرماتی اس نے قوم میں عسکری و فوجی روح پیدا کی۔ اور ایسے ضابطے مقرر فرمائے کہ خلق خدا کے خون کو بہا گئے بغیر نظام عسکری پورے جاہ و جلال کے ساتھ باقی رہے۔ اس نے اپنی حیات مبارکہ سے فوجی سپہ سالاروں کو درس بصیرت دیا۔ اس نے بتایا کہ ہمارا فلسفہ جنگ یہ ہے کہ ہماری لڑائی کسی دشمنی اللہ کے لئے ہوتی ہے اور دوستی بھی خدا کی رضا جوئی کے لئے اس نے بتایا کہ ایک فوجی مسلمان جب دشمن سے لڑ رہا ہو اس وقت بھی فرض عبادت سے غافل نہ ہو۔ اُس نے دشمنوں کو رعائشیں دیں فاتح ہو کر مفتوحین پر رحمتوں کی بارشیں برسائیں۔

جب وہ ترتیب قوانین کی جانب متوجہ ہوا تو اُس نے قرآن حمید جیسی جامع کتاب کے ماتحت لائحہ عمل بنایا اور اس انداز پر کہ آج کے مقلدین بھی اس کے خوشہ چین ہیں اس کا ہر عمل کائنات ارضی کے لئے رہنما ہے اس نے بتایا کہ ایک مومن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ عبادت کا وقت آنے پر اُس سے بڑھ کر کوئی عابد و زاہد نہ ہو۔ جب نصفیہ مقدمات کی کرسی پر پہنچن ہو تو عدل و انصاف میں اپنے بیگانے کی رعایت نہ کی جائے ہر قیمت پر انصاف کیا جائے۔ تجارتی میدانوں میں کام کرنے کا موقع آئے تو انتہائی امانت و صداقت کے ساتھ کام کیا جائے۔ تجارتی کاروبار کو محرمات و منوعات سے بچا کر چلایا جائے۔ تجارت پیشہ طبقہ کاروبار میں صداقت۔ سچائی کو کسی وقت ہاتھ سے نہ جانے دے ہر ایک کے ساتھ اخلاق و محبت سے پیش آئے۔ مال پر نفع لینے میں اگرچہ تاجر کو حق

دیا گیا کہ وہ اپنے سامان کی قیمت جتنی چاہے لے سکتا ہے لیکن نہ اتنی کہ خریدار کے اختیار سے باہر ہو۔ تاجر تجارت بھی کریں اور جہاں پہنچیں اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم۔ بحیثیت تاجر۔ بحیثیت قائد فوج۔ بحیثیت مقنن۔ بحیثیت قاضی۔ باعتبار حاکم و عادل۔ باعتبار مشور۔ بحیثیت محبوب۔ باعتبار حسین اور دیگر صفات حسنہ میں دنیا پر سے بمثال تھے آپ کی حیات مقدسہ ہر دور کے لئے راہنمائے کامل ہے۔

وقت نہیں در نہ حضور کی حیات مقدسہ کے دوسرے گوشے پیش کئے جاتے۔ مقام شرت ہے کہ آج کا جلسہ جناب شریب الرحمن صاحب حبیب مخلص و ذریعہ عطا کی زیر صدارت ہو رہا ہے جن کا دل الحمد للہ مذہبی جذبات سے لبریز ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے رفقاء کو موجودہ دور میں اخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کام کا نوحہ عطا فرمائے۔ پاکستان دینی اعتبار سے ترقیات کرے۔ ہمارا معاشرہ سیرت نبوی پر عامل ہو۔ ہمارے یہ جلسہ ہمارے عید میلاد نبوی عمل خیر کے داعی رہیں۔

میں آخر میں جناب سیٹھ حاجی داؤد ناصر۔ سید حسین امام۔ سید یوسف رضا مظفر۔ آزاد بن حیدر۔ حاجی محمد طیب فاروقی اور تمام کارکنان کا مشکور ہوں کہ ان حضرات نے کافی محنت کے ساتھ دونوں دینی تقریبات انجام دیں۔ خصوصاً حیدری منڈل کے رضا کار قابل ستائش ہیں۔ اسی طرح اخبارات و ریڈیو کی اعانت و سپردی کا ہماری مجلس استقبالیہ پر خصوصی اثر ہے۔ جناب حیدری صاحب جنہوں نے پہلی بار رونق بنایا قابل شکر یہ ہیں۔

پاکستان پابند باد

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی تقریر | حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

سجادہ نشین نے اپنی مختصر مگر پر مغز تقریر میں فرمایا۔ آج کے دن دنیائے اسلامی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد

منار ہی ہے اور اپنے سرور و مشرت کا اظہار کرتے ہوئے۔ حضور شہنشاہ کونین کے دربار میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہی ہے۔ آج ہم مدینہ کے آقا جہاں دو عالم کے پیشوا۔ رسولوں نبیوں کے سردار حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ جمیلہ کر کے سیرت طیبہ سے اپنے حالات کو استوار کرنا چاہتے ہیں۔ آج اس ذات گرامی کی سیرت و زندگی پر کچھ کہا جا رہا ہے۔ جو حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے میلاد کی مشرت نبیوں رسولوں۔ فرشتوں آسمانوں زمینوں نے منائی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی گنہگار یوں کے باوجود حضور کا ذکر کر کے اپنے ایمانوں کی جلا کریں۔ آج کے اس دربارِ مشرفہ میں ہر چھوٹا بڑا حضور کی رحمتوں سے مالا مال ہونے کے لئے حاضر ہے۔

ہمارے غریب بھی ہیں۔ تاجر بھی ہیں۔ مقلن بھی ہیں۔ وزیر بھی ہیں۔ صاحبان دولت بھی ہیں۔ ہمارے کے سارے حضور انور کی فیض پاشیوں کرم فرمایوں کی توقعات لے کر حاضر ہیں اور بارگاہِ حضور صیبر عالم میں معروضہ کرتے ہیں کہ ہمارے حق میں دعا فرمائی جائے۔ ملت پاکستان اور اس کا معاشرہ خالص اسلامی معاشرہ ہو ہمارے اخلاق و عادات اعمال و کردار سیرت طیبہ کے موافق ہوں۔ حضور ہمارے سلام پینا قبول فرمائیں۔ اپنی ملت کے افراد کا اجتماعی مدیہ عقیدت مشرف قبولیت پاک۔ پاکستان طاقتور ہو۔ اور مسلمانان پاکستان سیرت نبویہ پر عامل ہو کر دینی و دنیوی فلاح پائیں۔

تَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَلَقَدْ كَانَ لَكَ
فِي رَسُولِ اللّٰهِ اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ

تَقْرِبُ حَضْرَتِ مَوْلَانَا جَوہر

بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ الخ

ارشاد خداوندی ہے کہ یقیناً تمھارے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس



حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی قادری تقریر فرما رہے ہیں
عالی مرتبت سفیر حجاز بھی شریک ہیں



حضرت مولانا مصطفیٰ جوہر صاحب پرنسپل جامع امامیہ تقریر فرما رہے ہیں

میں اچھی پیروی ہے خصوصاً اس کے لئے جو خدا کی مغفرت اور رحمت اس کی بارگاہ میں پہنچنے کی امید رکھتا ہوتا آخر آیت -

قدرت کی احتیاط غور کرنے کے قابل ہے کہ صرف "اسوہ" پر اکتفا نہ کی بلکہ اسے "حسنہ" کے وصف سے موصوف کر دیا تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ پیغمبر اکرم کا کردار حسن ہی حسن ہے وہاں غیر حسن کی گنجائش نہیں ہے۔ اور خدا کی مغفرت اور اس کے سامنے حاضر ہونے کی امید کا تذکرہ یہ بتاتا ہے کہ وہی اس اسوہ حسنہ سے فیض یاب اور بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ جو خدا سے ملنے اور اس کی مغفرت سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہے اور ایسا شخص وہی ہو سکتا ہے جو پیغمبر اکرم کی تقلید کرتا ہو اور ان کی مخالفت سے گریزاں ہو کسی کے کردار کی گفتگو جب بھی کی جاتی ہے یہ بات یقیناً پیش نظر رہتی ہے کہ اس کا اعتقاد اور اس کا علم کس منزل میں ہے۔ ہم عالم سیاست میں ایسی کو قائم بناتے ہیں جو علم سیاست سے بہرہ ور اور اخلاص و خدا ترسی میں ممتاز قوم ہو، اور اسی منزل میں قوم اس کے اتباع پر بے تکلف و تردد قدم اٹھاتی ہے۔ یہ ایک عام قانون ہے جو ہر قوم میں مشترک ہے کسی خاص قوم سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ خداوند عالم اپنے حبیب خاص کے کردار بلند و خلق عظیم کی تصدیق اور اس کے واجب الاتباع ہونے کو مذکورہ بالا آیت میں بیان فرماتا ہے، گویا اس میں اشارہ قیصر بہ صراحت ہے کہ تم اپنے نبی کی ذات اقدس میں صفات خدا کا جلوہ پاؤ جیسے اس کی ذات پر نقص و عیب بری ہے اسی طرح اس کا رسول عالم امکان میں ہر بُرائی سے پاک ہے اس سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ ذات اقدس الہی نے اپنے حبیب سے فرمایا کہ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ - اے رسول! کہہ دو کہ میں تم جیسا بشر ہوں اور ایسا ہوں کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اس آیت سے بعض افراد اسلام یہ مطلب نکالتے ہیں کہ پیغمبر اکرم، ہر بات میں ہم جیسے ہیں یہ غلطی

یہاں سے پیدا ہوئی ہے کہ لفظ بشر کو صحیح طریقہ سے نہیں سمجھا گیا ہے۔ لغت میں بشر کے معنی جسم انسان کے ہیں۔ امام راعب اسعہانی اپنی مفردات میں لکھتے ہیں البشر جثمتہ الانسان بشر انسان کے پیکر کا نام ہے، اور قرآن مجید بھی اس کی تائید کرتا ہے انی نخلق البشر من طین فاذا اسویتمہ ونفخت فیہ من روحی فتعوالہ ساجدہ

میں ایک بشر مٹی سے بنانے والا ہوں جب اس کی بشریت مکمل کر لوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدے میں جھک جائے گا۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بشر مٹی سے بنتا ہے مادی چیز ہے، اور روح اس سے الگ شے ہے۔ اور روح ہی سے ادراک و تعقل ہوتا ہے لہذا پیغمبر سے یہ کہلوانا کہ میں تم جیسا بشر ہوں اس مقصد کو واضح کر رہا ہے کہ صرف مادی ترکیب اور توالد و تناسل تک میں تم جیسا ہوں۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن جہاں روح اور نفس کی گفتگو ہے وہاں تنہا ہے اور سیر اندر فرجہ پر وحی آتی ہے تم پر نہیں آتی اور نہ آ سکتی ہے اگر اس دعویٰ میں سچے ہو تو وحی آتروا کے دکھاؤ۔ اگر سچا ہے بشری مثلکم، انسان مثلکم ہوتا تو چونکہ انسانیت میں ادراک اور تعقل بھی داخل ہے اور انسان وہ بشر ہے جس میں روح ہو، لہذا وہاں کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ہم اور پیغمبر ہر بات میں برابر ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ مشابہت فقط بشریت میں ہے۔ یوحی الی یا یا صفت

جو صرف پیغمبروں کے لئے مخصوص ہے اس میں غیر نبی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور اسی عدم شرکت کا نتیجہ ہے کہ پیغمبر حاکم ہے اور غیر پیغمبر محکوم اور حاکمیت مقتضی کہ نبی اپنے غیر سے علم و عمل میں بالاتر ہو تاکہ پیروی کرنے والے اس کے مطیع رہیں اور اس امر سے مطمئن کہ وہ سوا اسے حسن کسی غیر حسن امر کی جانب نہ لے جائیگا۔ پیغمبر اکرم کی پیروی کے محل میں خدائے حکیم ہمیں آیتوں سے مطمئن فرماتا ہے۔ (۱) وما یطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی، اور وہ (پیغمبر) خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا اس کا کلام صرف وحی ہوتا ہے جو اس پر

نازل ہوتی ہے۔ اس آیت نے واضح طور سے بتا دیا کہ پیغمبر اسلامؐ کی ہر گفتگو وحیِ خدا ہوتی ہے۔ ان کی بشریت آزاد بشریت نہیں ہے متید ہے، بشریت صرف ہمارے اس کے لئے ہے ورنہ وہ جنابِ وحی کی منزل ہیں اور ہم سے کہیں بالاتر ہیں، اگر ان کی بشریت آزاد ہوتی اور انھوں نے اپنے نفسِ مطہر کو وحیِ الہی کا بالکل تابع نہ بتا دیا ہوتا تو ہم ان کے ہر قول میں نابل کرتے۔ اس آیت نے تامل کی جگہ باقی نہ رکھی۔ یہ قول کا عالم ہے (۲) عمل کے متعلق کئی مقام پر پیغمبر سے کہلوا یا ہے۔ ان اتباع الہی وحی الہی میں اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو وحی میں مجھ پر نازل ہوتی ہے اس آیت میں رفتار و عمل کا وحی میں منحصر ہونا مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ کہ آنحضرتؐ کا کوئی قدم وحی کے دائرہ سے باہر نہ گیا، جب کوئی کام کیا وحی کے اندر۔ یہاں سے ایک یا ہم انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ذاتِ اقدس الہی ہر عیب سے منزہ اور نقص سے بری ہے وحی اس ذاتِ اقدس کے ارشادات ہیں جو عیب و نقص سے پاک ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ کا قول انھیں ارشاداتِ عالیہ کے اندر داخل انھیں کے تابع ہیں لہذا آپ کا ہر قول اور ہر عمل عیب و نقص سے پاک ہے، لہذا بندگانِ خدا اس جناب کی ذات سے باہر اسوۂ حسنہ کو نہیں پاسکتے اگر خدا کے سچے بندے بننا چاہتے ہیں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور بس۔ ہاں! یہ جناب اگر کسی اور کی پیروی کی فرمائش کر دیں تو وہ بھی انھیں کے قول کی پیروی ہے جس میں نقص کی گنجائش نہیں۔

(۳) بات یہ کہ قول و عمل دونوں علم کے تابع ہیں، ایک شخص اپنے قول و عمل کو وحی کے مطابق کرتا ہے لیکن وہ اصل وحی کو ہی پورے طور سے نہیں سمجھتا، یہاں یہ کہنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے کہ اس کی نیت اپنے قول و عمل میں پاک اور خالص ہے کہ مطابق وحی رکھنا چاہتا ہے لیکن کیا کرے کہ اس کا علم ہی کم ہے، اگرچہ اس شبہ کا جواب ما یتعلق اند ان اتباع والی آیتوں سے نکل سکتا ہے۔ لیکن خداوندِ عالم نے سورۂ نسا میں اپنے حبیب

خاص کیلئے ایک ایسی آیت وارد فرمادی جس کے پیشہ بہرہ ہمیشہ کیلئے کافی ہو گیا۔ ارشاد ہے
 وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ اے میرے حبیب! خدا نے تم کو وہ سب کچھ بتا دیا
 جو تم نہیں جانتے تھے۔ اگر اثباتی صورت میں یوں کہتا کہ میں نے تم کو یہ بتایا اور یہ
 بتا دیا تو انہیں مذکورہ چیزوں تک محدود ہو کے رہ جاتا۔ یہاں جو کچھ تم نہیں جانتے
 تھے۔ فرع کے دائرہ کو لا محدود کر دیا اور ساری لاعلمی کو سمیٹ کر فرمایا کہ۔ یہ تم سے
 دوسرے۔ لہذا اب تم میں بقدرت خدا کوئی لاعلمی باقی نہیں رہی، زمین کے ذرات
 سے لے کر کائنات کی وہ محدود نفاذوں تک پر تمہارا علم محیط ہے، اور تم عالم امکان کے
 اندر سب سے زیادہ جاننے والے ہو۔ جو ایسا عالم ہو اس سے وحی کا کون سا گوشہ بچ
 رہا ہوگا؟ کوئی نہیں۔ لہذا وحی کے فقرات میں جو بھی مشیت خداوندی و ولایت ہے
 اس سے خاتم النبیین واقف ہیں اور اسی پر گفتگو بھی کرتے ہیں اور اسی پر عمل بھی خاتم
 یہ کہ آپ کی ہر گفتگو مشیت خدا ہے اور ہر عمل مشیت خدا۔ اس توضیح کے بعد اندازہ
 فرمائیں کہ حضرت کے اسوہ حسنہ کی بلندی کہاں تک ہے اور جو ان جناب کا پیرو بناس کا
 مرتبہ کائنات میں کس بلندی پر ہوگا۔

خداوند عالم مسلمانوں کو حضور اکرمؐ کی پیروی کرنے اور سچا مسلمان بننے کی توفیق
 کرامت فرمائے۔ فقیر محمد مصطفیٰ جو ہر پیر پیل جامع امامیہ ناظم آباد کراچی

صدر محترم اور معزز حاضرین!

تقریر جناب مولانا نجفی صاحب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات

طیبہ کو ایک معاشرہ نواز کی حیثیت سے دیکھا جائے ایک مفکر کی حیثیت سے مطالعہ
 کیا جائے ہادی عالم کے رتبہ پر غور کیا جائے کسی بھی حیثیت میں آپ کی حیات مقدسہ
 کا مطالعہ کیا جائے میرا طرز خیال یہ ہے کہ حضور کی ذات شریفہ خدائے پاک سے
 ہر حالت میں وابستہ ہے لہذا حضور کو خدا سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔



علامہ نجفی صاحب تقریر فرما رہے ہیں



جناب الشیخ ابراہیم الشیخ محمد بن یحییٰ دیوان - حضرت سیدنا کا قصیدہ پڑھ رہے ہیں

یقیناً یہ دیادتی ہوگی ثقافت پر۔ تاریخ پر۔ کہ حضور انور کو ذرا سے خدا کر کے مٹا
 کیا جائے اور صرف ایک ایسا مرد مصلح کی حیثیت ہی سے آپ کا مشاہدہ کیا جائے
 لوگ اس راہ میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور حضور کی بشریت کے عنوان کو متبذل حیثیت
 میں پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ بشریت کی ایک منزل ہے لیکن یوحی الہی کا جو درجہ عظیم ہے
 کیا عام و خاص انسانیت وہاں تک پہنچ سکتی ہے آپ پر متول دجی کے بعد اب نہ
 کسی کا یہ مقام کہ اس پر دجی آئے نہ اب کوئی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ آپ ایسے انسان کامل
 تھے جس کا مثیل ممکن نہیں۔ ایک طرف حضور کی زبانوں کو والیل، چہرے کو دلشس
 سے تعبیر کیا گیا۔ کہیں آپ کی حرکات و سکنات کو اپنی طرف منسوب فرمایا گیا اس نے
 اگر اپنے ہاتھوں سے کنکریاں پھینکیں تو فرمائے والے نے فرمایا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ
 رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى۔ یہ تعلقات ایسی جہتیں تبار ہی ہیں کہ اُسے خدا سے
 الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا جبکہ اس کی ذات بركات اتنی اعلیٰ و ارفع ہو تو
 ہمیں اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے حضور نے ہمیں سکھایا اے مسلمانو تم
 خلوت میں ہو یا جلوت میں خلوص کے جام چھلکانے رہنا ایسا ہو کہ خلوت میں کچھ
 اور جلوت میں کچھ اور۔ اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھنا۔ بھائی بھائی کا ساتھ دینا
 كُلُّ مُؤْمِنٍ أَخُو كُلِّ بِرٍّ سَالٍ عَالَمٍ میں لہرانا۔

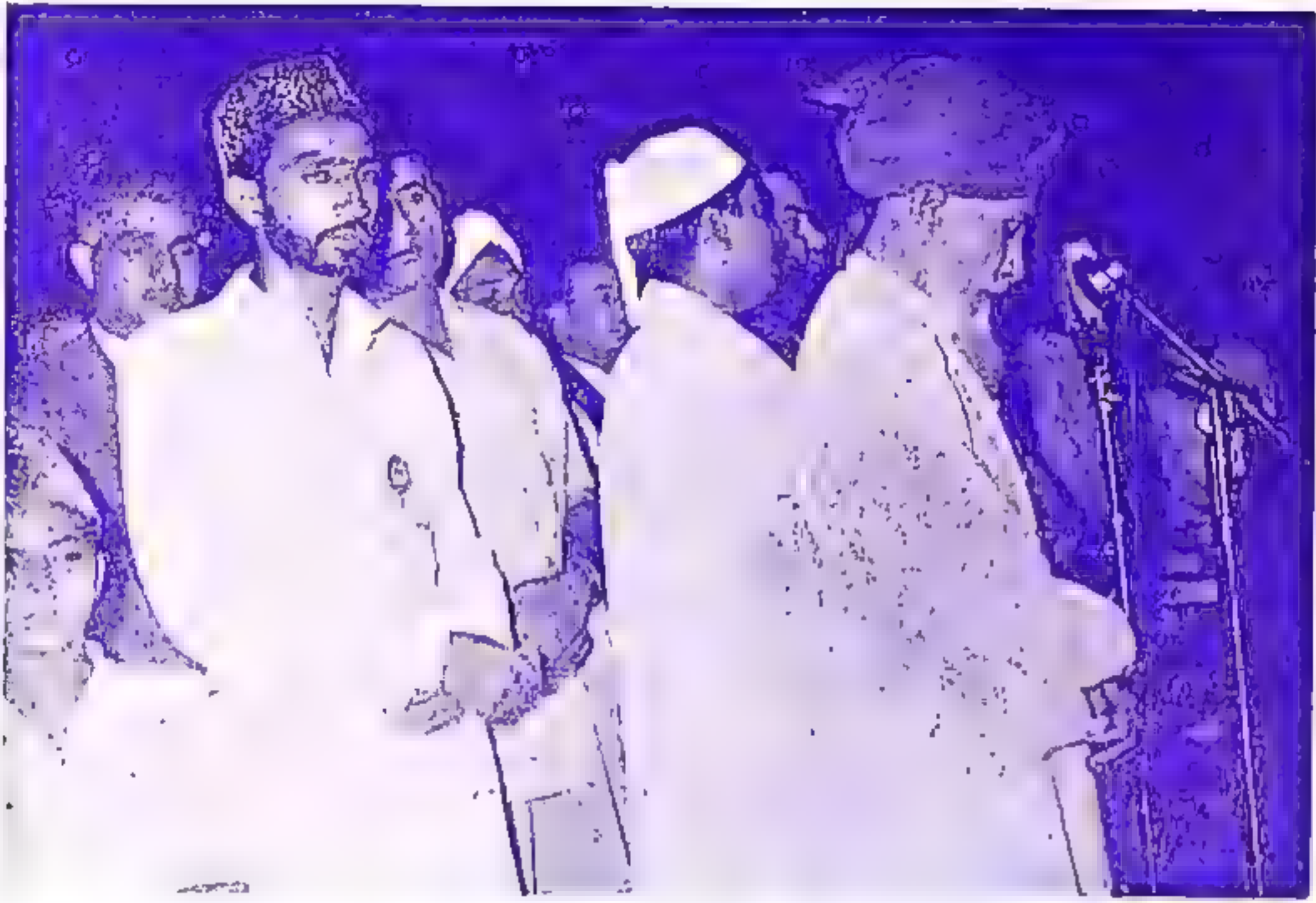
اے لوگو تم خوش ہو یا کبیدہ خاطر غضب کی کیفیت ہو یا خوشی کا عالم عدل
 کا دامن نہ چھوڑنا۔ انصاف کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا ہر حالت میں توازن قائم رکھنا
 یہ نہیں کہ ثروت و دولت نصیب ہوئی تو اتنے اڑے کہ اترنا مشکل ہو گیا۔
 گرے تو اس قدر کہ اٹھانہ جائے۔ دولت مندوں کے لئے ایک بڑا سبق ہے۔ اقتصادی
 حالت اچھی ہو تو اکر لھاتے ہیں۔ بہاڑے آقا و مولا نے سکھایا اگر کوئی نیچے درجہ کا دامن پھیلا
 تو دامن بہر دو۔ قطع تعلق کرے تو بھی خلوص سے پیش آئے۔ اگر خاموشی ہے تو منزل

نکر بن جاؤ۔ اگر تکلم کرو تو ایسے ہوتی سچاؤ کر دو کہ دنیا اس سے دامن پرے منہ سے پھول
برسے۔ منہ سے کوئی کلمہ اریا نہ نکالے کسی انسان کے دل کو ٹھیس لگے۔ جب وہ معلم اخلاق
تشریف لایا تو اس کی آمد آمد ایسی انداز سے ہوئی کہ ملائکہ نے صفیں باندھیں انبیاء
عظیم کو کھڑے ہو گئے آدم سجدے میں جھک گئے ابراہیم عشق کے پھول لئے ہوئے
یوسف جمال کو فرش راہ کئے ہوئے علیؑ نے دم بھرا آتش کدہ گل ہوا کسرے کے
کنگرے سجدہ ریز ہو گئے وہ معلم کامل آیا جس نے انسان کی قسمت کو عطا کیا۔
پس آج کے دن عہد کر دو کہ ختمی مرتبت کی سیرت طیبہ کو اپنا شعار حیات بناؤ گے
ان کی ہر ادا سے تمہیں محبت ہوگی فکر و تخیل میں ان کا تصور ہوگا عادات و اطوار
حیات نبویہ کے پابند ہوں گے۔

یہ مجالس شریفہ دعوتِ عمل دہتی ہیں سیرت طیبہ اپنی طرقت بلاتی ہے خدا
ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر طاہر سیف الدین صاحب اعربی قصیدہ | ڈاکٹر سیدنا طاہر سیف الدین صاحب

کا تازہ عربی قصیدہ جناب الشیخ ابراہیم الشیخ محمد بھائی محمد دیوان پڑھ رہے ہیں
صلوٰۃ و سلام | آخر میں حضرت علامہ بدایونی و مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے
اپنے رفقاء کے ہمراہ صلوٰۃ و سلام شروع کیا۔ ۴۰ ہزار عشاق نبوی نے سلام میں شرکت کی آخر میں
حضرت مجاہد ملت نے اپنے مخصوص انداز میں پاکستان اور عالم اسلامی کیلئے دعا فرمائی۔ کارکنان
کا شکریہ ادا کیا۔ ایک بجے یہ جلسہ مبارک ختم ہوا۔



بارگاہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہٴ صلوٰۃ و سلام پیش کیا جا رہا ہے



حضرت علامہ بدایونی دنیائے اسلام و پاکستان کیلئے دعا مانگ رہے ہیں



عالی مرتبت جناب مسٹر حبیب الرحمان صاحب دعا میں شریک ہیں

عوام و خواہں مخلصانِ اہل | آخر میں ہم پاکستانی عوام و خواہں سے مخلصانِ اہل کہتے ہیں کہ وہ
مجالس و محافل کے خطبات و تقاریر مضامین پر غور و فکر کریں سیرت

طیبہ کی کٹنی میں فکر و عمل کی جو دعوت دی گئی ہے اس پر لبیک کہیں۔

ہر ایک شخص اپنی زندگی کو سیرتِ نبویہ کے مطابق بنائے محرمات و منوعات سے محترز رہنے کی سعی
بلج کے ملکیت سے شراب خواری، جوئے بازی، رشوت ستانی، دناکاری و عیاشی بے حیائی و بیعتی
کی لعنتوں کو پاکستان سے خارج کر نیکی مہم تیز سے تیز کر کی جائے۔

اگر ہر روز ہر گھر میں ایک آیت ایک حدیث نبوی یا ذکر انی جلائے اور ہر ایک مسلمان معاشرے
سے ایک عیب دور کر نیا عہد کرے تو تھوڑی سی مدت میں عیوب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مجالسِ پاک میں
شریک ہونے والا ہر مسلمان سیرتِ نبویہ پر چلنے کا عہد و میثاق کرے تو بلاشبہ معاشرے اور اخلاق کی درستی
آسانی ہو سکتی ہے۔ مجالسِ عید میلادِ نبوی علم و صلاح کی داعی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
میلادِ خفگی و مسرتی کو دور کیے مٹھک ہو نیک سابق دیتا ہے ہر سال اس تذکرہ جمیلہ پر ملت اسلامیہ
اپنے جوشِ عقیدت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ لاکھوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے جس کی غرض یہ نہیں
کہ دینی ہنگامہ آرائیاں ہو جائیں بلکہ اصلی حقیقی غایت یہ ہے کہ ہر ایک مومن سیرتِ نبویہ
پر عمل پیرا ہو۔ حیاتِ مقدمہ سن کر اپنی زندگی میں انقلاب کرے۔

انشاء اللہ سالِ آئندہ کوشش کی جائے گی کہ عید میلادِ نبوی کے آخری جلسے میں
سیرتِ نبویہ کے عنوان پر ایک بہترین تالیف شائع کی جائے۔

آزاد بن حیدر - بی۔ لے

منظر حسین خاں

گوشوارہ آمد و خرچ جلسہ ہائے یوم سیدنا امام حسین عالمی مقام و یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۵۹ء

مصارف

آمدنی

(۱) یوم سیدنا امام حسینؑ

روپیہ

آنہ

پائی

طباعت کارڈ، مینڈل اور پائی ۲۰۰ — — —

پروگرام (اردو، گجراتی اور انگریزی) ۳ — ۳ — ۲۸۶۷

مینڈال - روشنی رپورٹ وغیرہ

(۲) عید میلاد النبیؐ دو مرتبہ

طباعت کارڈ، مینڈل، پوسٹر پائی ۲۰۰ — — —

پروگرام (اردو، گجراتی، انگریزی) ۹ — ۴ — ۳۱۹۷

مینڈال - روشنی رپورٹ وغیرہ

باقی فنڈ

۲۱۳۵ — ۸ — .

۹۲۰۰ — . — .

۹۲۰۰ — . — .

